© rasailojaraid.com

شاہ ولی اللہ رکھا جائے تاکہ اردو داں حضرات شاہ ولی اللہ کے فارسی ترجمے سے مستفید ہو سکیں بندہ اس خدمت کے لئے تیار ہے

۲۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے اس مختصر سی تفسیر اور علم تفسیر پر الفوز الکبیر تصنیف کرنے کے علاوہ قرآن مجید کی بعض اور آیات کی بھی محققانہ تفسیر کی ہے۔ جو ان کی مختلف تصانیف میں کہیں کہیں مذکور ہے جیسے کہ ازالۃ الخفا اور تفہیمات میں۔ ان تفسیر کو جمع کیا جائے اور اس مجموعے کا نام تفسیر شاہ ولی اللہ رکھا جائے۔ اس میں فوز الکبیر اور فتح الخبیر بھی شامل ہو۔

۳۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے تفہیمات میں جگہ جگہ علم کلام پر بحثیں کی ہیں اور اس ضمن میں عقائد کے متعلق اپنا نقطہ نظر پیش فرمایا ہے۔ میں انہیں جمع کر کے ان کا اردو ترجمہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ علم کلام میں شاہ صاحب نے جو تجدید کی ہے وہ سامنے آ جائے

۴۔ حضرت شاہ صاحب کی بعض عبارتوں پر بعض اہل علم نے اعتراض کئے ہیں، جیسے کہ بعض تصوف کی عبارتیں ہیں۔ چونکہ یہ اعتراض کرنے والے اس طریقے کے راہرو نہ تھے اس لئے انہوں نے خواہ مخواہ حضرت شاہ صاحب کو مورد طعن بنایا ہے، ان اعتراضات کا جواب دیا جائے۔

۵۔ آپ کی جملہ تصانیف سے مختلف مسائل کا استنباط کر کے ان کے متعلق مستقل رسائل شائع ہوں۔

۶۔ آپ کی ایک جامع سیرت مدون کی جائے۔

محمد ابوالخیر اسد بحر

مخدوم رشید (ملتانی)

مکرمی ۔۔

۔۔۔۔۔ مجلہ "الرحیم" بابت ماہ جون ۶۳ء نظر سے گذرا۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ سندھ میں بھی ایسے اچھے اہل علم حضرات موجود ہیں۔ جو شمع علم کو فروزاں کرنے کی اہلیت تامہ رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے تحت مذکورہ مجلہ اپنے قارئین کو مطمئن رکھنے میں کامیاب ہوگا۔ لیکن اس شمارہ میں زیادہ تر ایسے نظریاتی مسائل پر زور دیا گیا ہے جو نہ تو موجودہ فلسفہ کی سطح کے ہم پایہ میں اور نہ ہی علمی دنیا میں عمل صالح کے محرک ہو کر سود مند ہو سکتے ہیں۔ مثلاً بیشتر مقالہ نویسوں نے شاہ صاحب ممدوح کے نظریہ "وحدت الوجود" اور "وحدت الشہود" کو اپنا مطمع نظر بنایا حالانکہ یہ نظریہ چاہے صحیح ہو یا غلط، محض ایک خیال ہی خیال ہے اور اس سے موجودہ زوال زدہ تہذیب مسلم کا اچھا نہیں ہوگا! اس نظریہ کو غالب نے ایک ہی شعر میں جس خوبی سے ادا کیا وہ ان طویل مقالوں سے بلند تر ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے!
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں؟

اقبالؔ نے اور عام فہم الفاظ میں اس کی یوں وضاحت کی ہے ؎

حقیقت ایک ہے ہر شے کی خاکی ہو کہ نوری ہو
لہو خورشید کا ٹپکے، اگر ذرے کا دل چیریں!

محترم ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا نے شاہ صاحب کے "اصول حکمت" بیان کرنے کی اچھی کوشش کی ہے مگر انہوں نے بھی ان کی بعض ایسی باتوں کو پیش فرمایا جو نہ تو قرآن کے مطابق ہیں اور نہ عملی دنیا میں بکار ہو سکتی ہیں۔ مثلاً وہ فرماتے ھیں۔

"الغرض ولی اللہ اس محدود مادی کائنات کو تخلیق کا حرف آخر نہیں سمجھتے، ان کے نزدیک اس سے ماوراء "عالم مثال" ہے اور "عالم مثال" سے ماوراء دوسرے عالم ہیں۔ ان سب کو وہ "عالم غیب" کا نام دیتے ہیں۔ چنانچہ "عالم شہادت" سے بالاتر "عالم مثال" ہے اور اس سے بالاتر "عالم ارواح" ہے۔"

جہاں تک تخلیق کے عمل جاری اور لامتناہی کا تعلق ہے اس میں نہ تو شک کی کوئی گنجائش ہے اور نہ ہی قرآنی حکم کے خلاف ہے۔ مگر یہ "عالم مثال" اور "عالم ارواح" خیالی اصطلاحات ہیں جو نہ تو قرآن حکیم میں ہیں اور نہ ہی ان کی حقیقت ثابت ہے اس لئے میرا یہ مخلصانہ مشورہ ہے کہ ایسی بعید از حقیقت باتوں سے "الرحیم" کی افادیت کو نقصان نہ پہنچایا جائے تو بہتر ہوگا۔ اس وقت کرنے کا کام یہ ہے کہ اسباب زوال امت کی قرآن سے نشان دہی کر کے قرآن ہی کے اٹل و متبدل اصولوں کے مطابق ملت مرحومہ کی بازآفرینی کی کوشش کی جائے۔ شاہ صاحب موصوف نے اس بارے میں بہت کچھ پیش فرمایا ہے۔ اگر ان کے خیالات کو اس جہت میں حرف آخر ماننا ہی ہے تو بھی ان ہی کو بالوضاحت پیش کیا جائے تاکہ ملت کے احیاء و بازآفرینی کی کوئی صورت بن پڑے۔

فقیر بخش بجگو۔ از زیارت (کوئٹہ ڈویژن)

محترم ۔۔۔

۔۔۔۔ آپ کا رسالہ "الرحیم" صفر موافق جولائی ۶۳ء موصول ہوا۔ شذرات پڑھے۔ آپ نے موجودہ دور کا نقشہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس خوش فہمی سے کھینچا ہے۔ اس سے حیرت ہوئی۔ اصل میں اسلامی تعلیمات کی طرف جس اہمیت سے توجہ کی ضرورت تھی اور ہے اس کا عشر عشیر بھی نہیں پایا جارہا ہے۔ اور اسلامی مملکت کے لئے اس سے بڑھ کر المیہ کوئی نہیں ہو سکتا۔

عربی مدارس کے متعلق آپ نے عمومی تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ دین و دنیا کی تعلیمات کو جمع کیا جارہا ہے۔ اگر اس حقیقت کا اظہار فرما سکتے تو بہتر ہوتا کہ اس ضمن میں جامعہ محمدی کی خدمات کس درجہ اثر انداز ہوئی ہیں تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ جامعہ کا مختصر سا تعارفی لٹریچر ارسال خدمت کیا جارہا ہے۔ اسے بغور مطالعہ فرمایا جائے۔

گذشتہ چٹھی میں آپ کو نظریاتی اتحاد اور اشتراک عمل کی دعوت دی گئی تھی۔ لیکن آپ کے مکتوب پرچہ ۵ میں اس کے بارے میں کچھ نظر نہیں آیا۔ امید ہے اس چٹھی کو سامنے رکھکر رائے سے مطلع فرمایا جائے گا۔

جامعہ کے بلند تعلیمی منصوبہ کے لئے چند ایسے بلند فکر رفقار کی ضرورت ہے جو اعلیٰ علمی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ جامعہ کے عزائم و مقاصد سے پوری طرح ہم آہنگ ہوں اور اس عظیم مقصد کی خاطر زندگی وقف فرما سکیں۔ ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی ہونے کے ساتھ اگر عربی علوم میں دسترس رکھتے ہوں تو زیادہ قابل ترجیح ہوں گے۔ وظیفہ حسب استعداد پیش کیا جائیگا۔ ایسے افراد کی تلاش فرماکر مطلع فرما سکیں تو جامعہ کی خصوصی اعانت ہوگی۔ اگر کوئی مشہور شخصیت اس مقصد کے لئے تیار ہو سکے بہت بہتر ہوگا۔ والسلام

صادق جامعہ

جامعہ محمدی شریف، جھنگ

مکرمی ..

..... گرامی قدر! الرحیم نظر نواز ہوا۔ ایک ہی نشست میں از اوّل تا آخر پڑھ ڈالا۔ میں مفصل طور پر اپنی رائے لکھنا چاہتا ہوں اور فرصت کا منتظر ہوں خصوصاً ایک استفسار کا جواب۔ لیکن اس وقت چند لفظ آپ کے شذرات کے بارے میں عرض کرنا کی اجازت چاہتا ہوں۔

عام مولویوں اور ان کے انقلابی اقدامات کے بارے میں آپ کی رائے، میں سمجھتا ہوں خوش فہمی پر مبنی ہے آپ ان کے لئے حسن ظن رکھتے ہیں یہ بات اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے اور اس لئے آپ نے اچھے الفاظ میں ان کا تذکرہ فرمایا ہے۔ لیکن میں اپنے علم مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ ان کے اخلاق و کردار اور علم و فضل کے لئے بہت زیادہ اچھے

© rasailojaraid.com